بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲ اظہور ۱۳۴۲ھش ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۳۱ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ اگست پونے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ ڈاکٹر ذکی حسن صاحب کراچی سے تشریف لائے انہوں نے حضور کا معائنہ کیا اور نئی دوا تجویز کی۔ شروع رات کچھ بے چینی رہی لیکن پھر نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دُعا کیلئے ضروری ہے کہ دُعا کرنیوالا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو

آدابِ دُعا کو ملحوظ رکھے بغیر دُعائیں مقبول نہیں ہوسکتیں

"دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آدابِ دُعا سے واقف ہیں اور نہ اِس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالےٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۴۱۵)

ہفتۂ وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

"دفتر وقفِ جدید کی طرف سے ہفتۂ وقفِ جدید ۳ ستمبر سے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۳ء تک منایا جا رہا ہے۔ یہ تحریک بہت مبارک ہے۔ اس لئے سب دوستوں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ جن دوستوں نے وعدے کئے ہیں وہ ادا کر دیں اور جنہوں نے تا حال حصہ نہیں لیا وہ حصہ لے کر خدا کی رحمت اور اس کے فضل کے وارث ہوں۔"

والسلام۔ خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۲۶/۸/۶۳

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز ۴، ۵ ستمبر کو صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک نئے طلباء کا داخلہ ہوگا داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے۔ جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ مقررہ وقت پر جامعہ میں انٹرویو کے لئے پہنچ جاویں اور انٹرویو سے قبل دفتر جامعہ سے فارم داخلہ حاصل کر کے پُر کر لیں۔ طلباء کے پاس مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ہونے ضروری ہیں۔

(۱) میٹرک کا سرٹیفکیٹ یا تصدیق شدہ ہیڈ ماسٹر

(۲) سکول کا کیریکٹر سرٹیفکیٹ

(۳) والدین یا سرپرست کی تحریری اجازت

نوٹ۔ جامعہ احمدیہ کا پراسپیکٹس شائع شدہ ہے طلباء منگوا کر ضروری معلومات اور کوائف معلوم کر سکتے ہیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تشویشناک علالت

کمزوری اور بے چینی بہت ہے کل سے بخار بھی ہو گیا ہے

لاہور ۳۰ اگست سوا چھ بجے صبح (بذریعہ فون)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو رات بار بار پیشاب آتا رہا اور بہت بے چینی رہی۔ گھبراہٹ بہت ہے۔ کل سے ۱۰۱ درجہ کا بخار بھی ہے کمزوری بہت ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت درد دل سے اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کیلئے اجتماعی دعا اور صدقہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی کامل صحت کے لئے جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۳ء بروز سوموار اجتماعی دعا کی اور تین عدد بکرے بطور صدقہ دیئے گئے۔ اور غرباء میں نقدی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ قاسم الدین

امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۳۱ اگست ۶۳ء

عیسائیت کا استیصال اور جماعت احمدیہ کی مساعی

لاہور کے ایک "ہفت روزہ" نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں لکھا ہے کہ:۔

"پاکستان میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں پر مسلمانوں کے ایک گروہ میں بے حد اضطراب پایا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک اسلامی مملکت میں جو قرآن و سنت کے نام پر حاصل کی گئی ہو، یہ اضطراب بے جا نہیں۔ یہ ایک قدرتی امر ہے جو لوگ اس کی مزاحمت میں پیش پیش ہیں۔ ان میں اخباری شہرت دو جماعتوں کو حاصل ہے۔ اولاً قادیانی، ثانیاً جماعت اسلامی۔ قادیانی جس رُخ سے مزاحمت کر رہے ہیں اس میں زیادہ تر وہ اپنا دفاع کر رہے ہیں، ان کا طریق بحث دو سو برس پُرانا ہے جس سے اس عہد کے گوشہ ہائے علم و نظر کی دلچسپی برائے نام ہے، اس کے علاوہ خود مسلمانوں میں قادیانی جماعت قابلِ اعتماد نہیں بلکہ سوادِ اعظم کے نزدیک خارج از اسلام ہے۔ جماعت اسلامی —— من حیث الجماعت ان مشنریوں کا تعاقب نہیں کر رہی بلکہ اس نے اپنے بعض ارکان کو یہ خدمت سونپ رکھی ہے جو وقتاً فوقتاً اخبارات میں قلم اٹھا کر کچھ نہ کچھ لکھے چلے جاتے ہیں۔"

(چٹان ۲۶/۸/۶۳ ص ۳)

جماعتِ اسلامی کی کوشش کے متعلق ہفت روزہ مذکور نے جو لکھا ہے اس پر ہم آئندہ کبھی عرض کریں گے فی الحال ہم اس بات کا جائزہ لینا چاہتے ہیں جو اس نے جماعتِ احمدیہ کی مساعی کے متعلق لکھی ہے۔

جو شخص بھی ہفت روزہ مذکور کے احمدیت کی مساعی کے متعلق یہ ریمارکس پڑھے گا وہ "انگشت حیرت بدنداں" ضرور ہوگا۔ ایک معمولی ان پڑھ مسلمان بھی اب یہ جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی عیسائیت کا استیصال کرنے میں تمام اسلامی کہلانے والی جماعتوں سے پیش پیش ہے یہاں تک کہ دوسری جماعتوں کا کام اس کے مقابلہ میں صفر بھی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس زمانے میں بعثت ہی اس لئے ہوئی ہے کہ آپ آکر یکسر الصلیب اور یقتل الخنزیر کا کام کریں۔ چنانچہ آپ نے اپنی تصانیف میں اس کی پوری پوری وضاحت فرمائی ہے۔

ذیل میں ہم ایک ذرا طویل حوالہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلد اوّل سے جو الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے شائع کی ہے نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ آپ کی بعثت اسی غرض سے ہے کہ موجودہ عیسائیت کا قلع قمع کریں اور مسلمانوں کے دلوں میں جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق غلط عقائد جاگزیں ہو گئے ہیں ان کا علاج کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اُتر آنے اور اس حادثہ سے بچ جانے کا قرآن شریف میں صحیح اور یقینی علم دیا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ پچھلے ہزار برس میں جہاں اسلام پر اور بہت سی آفتیں آئیں وہاں یہ مسئلہ بھی تاریکی میں پڑ گیا اور مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ خیال راسخ ہو گیا کہ حضرت مسیحؑ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے مگر اس چودھویں صدی میں اللہ تعالےٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا تا کہ میں اندرونی طور پر جو غلطیاں مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں ان کو دُور کروں اور اسلام کی حقیقت دنیا پر ظاہر کروں اور بیرونی طور پر جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں ان کا جواب دوں۔ اور دیگر مذاہب باطلہ کی حقیقت کھول کر دکھاؤں خصوصیت کے ساتھ وہ مذہب جو صلیبی مذہب ہے یعنی عیسائی مذہب، اس کے غلط اعتقادات کا استیصال کروں جو انسان کے لئے خطرناک طور پر مضر ہیں اور انسان کی روحانی قوتوں کے نشوونما اور ترقیات کے لئے ایک روک ہیں۔"

(ملفوظات حصہ اوّل ص ۳۳۱-۳۳۲)

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے بعض ایسے عقائد موجودہ عیسائیت سے متاثر ہو کر اختیار کر رکھے ہیں جن سے موجودہ عیسائیت کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ان عقائد میں سے ایک عقیدہ مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر صعود اور آپ کے نزول سے تعلق رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:۔

"منجملہ ان کے ایک یہی مسئلہ ہے جو مسیح کے آسمان پر جانے کے متعلق ہے اور جس میں بدقسمتی سے بعض مسلمان بھی ان کے شریک ہو گئے ہیں اسی ایک مسئلہ پر عیسائیت کا دارومدار ہے کیونکہ عیسائیت کی نجات کا مدار اسی صلیب پر ہے۔ اور ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح ہمارے لئے مصلوب ہوا اور پھر وہ زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا جو گویا اس کی خدائی کی دلیل ہے۔ جن مسلمانوں نے اپنی غلطی سے اُن لوگوں کا ساتھ دیا ہے وہ یہ تو نہیں مانتے کہ مسیح صلیب پر مر گیا مگر وہ اتنا ضرور مانتے ہیں کہ وہ زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھایا گیا ہے لیکن جو حقیقت اللہ تعالےٰ نے مجھ پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ مسیحؑ ابن مریمؑ اپنے ہمعصر یہودیوں کے ہاتھوں سخت ستایا گیا جس طرح پر راستباز لوگ اپنے زمانہ میں نادان مخالفوں کے ہاتھوں ستائے جاتے ہیں اور آخر ان یہودیوں نے اپنی منصوبہ بازی اور شرارتوں سے یہ کوشش کی کہ کسی طرح پر آپ کا خاتمہ کر دیں اور آپ کو مصلوب کرا دیں۔ بظاہر وہ اپنی ان تجاویز میں کامیاب ہو گئے کیونکہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کو صلیب پر چڑھائے جانے کا حکم دیا گیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جو اپنے راستبازوں اور ماموروں کو کبھی ضائع نہیں کرتا ان کو اس لعنت سے جو صلیب کی موت کے ساتھ وابستہ تھی بچا لیا۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دئے کہ وہ اس صلیب پر سے زندہ اتر آئے۔ اس امر کے ثبوت کے لئے بہت سے دلائل ہیں جو خاص انجیل سے ہی مل سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت ان کا بیان کرنا میری غرض نہیں ہے۔ جو شخص ان واقعات پر جو صلیب کے متعلق انجیل میں درج ہیں غور کرے گا۔ تو ان کے پڑھنے سے اُسے صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ صلیب پر سے زندہ اتر آئے تھے اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس ملک میں ان کے بہت سے دشمن تھے اور دشمن بھی وہ جو ان کے جانی دشمن تھے اور جیسا کہ وہ پہلے کہہ چکے تھے کہ نبی بےعزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں۔ جس سے انکی ہجرت کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس ملک کو چھوڑ دیں اور اپنے فرضِ رسالت کو پورا کرنے کے لئے وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکلے اور نصیبین کی طرف سے ہوتے ہوئے افغانستان کے راستہ کشمیر میں آکر بنی اسرائیل کو جو کشمیر میں موجود تھے تبلیغ کرتے رہے اور ان کی اصلاح کی اور آخرکار ان میں ہی وفات پائی۔ یہ امر ہے جو مجھ پر کھولا گیا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۳)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ عیسائیت کی تمام عمارت دھڑام سے نیچے گر پڑتی ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس ایک مسئلہ سے ہی عیسائیت کا ستون ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ جب صلیب پر مسیحؑ کی موت ہی نہیں ہوئی اور وہ تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے ہی نہیں۔ تو الوہیت اور کفارہ کی عمارت تو بیخ و بنیاد سے گر پڑی اور مسلمانوں کا غلط خیال (جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہوتی تھی کہ حضرت مسیحؑ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں اور پھر دوبارہ نازل ہوں گے۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آسکتا جس کی نبوت پر آپؐ کی مہر نہ ہو) بھی دور ہو گیا اور قرآن شریف کی اصل اور پاک تعلیم بھی ثابت ہو گئی۔ کیونکہ قرآن شریف میں تو مسیحؑ کا صاف اقرار فلما توفیتنی کا موجود ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم وفات مسیحؑ کے مسئلہ پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ کیونکہ اسی موت کے ساتھ عیسائی مذہب کی بھی موت ہے اور اسی غرض سے مَیں نے کتاب "مسیح ہندوستان میں" لکھنی شروع کی ہے اور اس کتاب کے بعض مطالب کی تکمیل کے لئے مَیں نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنی جماعت میں سے چند آدمیوں کو بھیجوں جو ان علاقہ جات میں جا کر ان آثار کا پتہ لگائیں جن کا وہاں موجود ہونا بتایا جاتا ہے چنانچہ اس غرض کو مدنظر رکھ کر ہم نے یہ جلسہ کیا ہے تا کہ ان دوستوں کو رخصت کرنے کے لئے پہلے ہم سب مل کر ان کے لئے دعائیں کریں کہ وہ خیر و عافیت کے ساتھ اس مبارک سفر کے لئے رخصت ہوں اور کامیاب ہو کر واپس آئیں۔" (ایضاً ص ۳۳۴)

یہ ہم نے بطور نمونہ کے صرف ایک چیز پیش کی ہے۔ اب ہم ہفت روزہ مذکور کے مدیر محترم سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دو سو سال پہلے کس مسلمان متکلم نے عیسائیت کے خلاف یہ بھرپور حربہ استعمال کیا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ دو سو سال تو کیا ساری تاریخ اسلام میں قرآن کریم کے اس پہلو پر کسی عالم دین نے روشنی ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔

(باقی)

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

— دوسری قسط —

افریقہ میں تبلیغ اسلام

—• اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت لٹریچر —• دو عیسائی مشنوں کا دورہ —• آرچ بشپ سے ملاقات
—• اسرائیلی سفیر کی ایک غلط فہمی کا ازالہ —• طلباء کے وفود کی مشن ہاؤس میں آمد —
—• آل افریقہ چرچ کانفرنس کے موقعہ پر لٹریچر کی تقسیم —• طلبا کو دینیات اور قرآن مجید کی تعلیم

احمدیہ مشن کمپالہ کی ششماہی رپورٹ کا خلاصہ

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

آل افریقہ چرچ کانفرنس

جیسا کہ میں اپنی ایک گزشتہ رپورٹ میں لکھ چکا ہوں یورپین قوموں کو ان کے سیاسی اقتدار و غلبہ کے ختم ہونے کے بعد اب یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح افریقہ ان کے ساتھ ہمیشہ کے لئے وابستہ رہے۔ اس کے لئے اب ان کے پاس لے دے کے صرف عیسائیت ہی باقی ہے اور اس کی آڑ میں وہ اب اپنے تمام مطالب کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہی مغربی طاقتوں کے ایماء پر مشرقی افریقہ کے ملک یوگنڈا میں ایک آل افریقہ چرچ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اور اس کے لئے ہر اس چرچ کو جو تثلیث پر ایمان رکھتا ہے شمولیت کی دعوت دی گئی۔ تاکہ سب عیسائی مل کر افریقہ کو عیسائیت کے لئے فتح کرنے کا ایک متحدہ پروگرام بنائیں۔ یہ کانفرنس نہایت اعلیٰ پیمانے پر یہاں کے مکریرے یونیورسٹی کالج کے وسیع ہال میں تقریباً دو ہفتہ تک ہوتی رہی۔ اور اس کے لئے ایک خاص سیکرٹریٹ مقرر کی گئی۔ جو ہر روز اس کانفرنس کی کارروائی اخبارات کو بھیجتی رہی۔ کانفرنس چونکہ پبلک نہ تھی اس لئے اس میں شمولیت مشکل تھی۔ بہرحال اس کے ایک دو اجلاسوں میں پبلک کے نمائندے بھی ٹکٹ لیکر جا سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے اس میں شمولیت کے لئے اپنا اور حکیم محمد ابراہیم صاحب کا ٹکٹ لیا اور اس کے کھلے اجلاس میں شرکت کی۔ یہ درست ہے کہ بظاہر اس کانفرنس کی کامیابی میں کوئی شک و شبہ نظر نہ آتا تھا۔ لیکن جس مقصد کے لئے یہ کانفرنس بلائی گئی تھی۔ کہ سب چرچ مل کر عیسائیت کو افریقہ میں پھیلانے کا ایک متحدہ پروگرام بنائیں۔ بغور دیکھنے پر اس میں یہ کانفرنس بُری طرح ناکام نظر آ رہی تھی کیونکہ اس کانفرنس میں کیتھولک چرچ نے (جو افریقہ کی ساری آبادی کا ⅓ ہے بحیثیت ممبر شریک ہونے سے بالکل انکار کر دیا۔ اسی طرح S.D.A مشن والوں نے بھی اس میں بطور ممبر شرکت نہ کی۔ البتہ ان ہر دو چرچوں نے اپنے آبزرور بھجوا دیئے۔ پھر اس کانفرنس میں خود عیسائی لیڈروں نے اپنے مذاہب پر جی بھر کر تنقید کی۔ اور عیسائیت کو استعمار کا آلۂ کار بتایا گیا۔ جنوبی افریقہ کے نمائندہ نے کہا کہ براعظم افریقہ پر عیسائیت پھیلانے والا ہاتھ کسی پادری یا مشنری کا ہاتھ نہیں تھا۔ بلکہ یہ استعمار کے نمائندوں یعنی ملاحوں اور تاجروں کا خون آلودہ ہاتھ تھا۔

نائیجیریا کے ایک عیسائی کالج کے پرنسپل نے کہا کہ کتاب مقدس میں تعدد ازدواج سے امتناع کا ہرگز کوئی حکم موجود نہیں ہے۔ یہ یورپی عیسائیت کی اپنی اصطلاح ہے۔ اس لئے چرچ اس خود ساختہ حکم کو منسوخ کرے ایک اور نمائندہ نے یہ کہا کہ ہمیں یورپی عیسائیت کی بجائے افریقی عیسائیت کی ضرورت ہے۔ جس روز یہ کانفرنس شروع ہوئی عین اسی روز یہاں کے مشہور اخبار یوگنڈا آرگس میں خطوط کے کالم میں پہلے نمبر پر میرا ایک خط شائع ہوا۔ جس میں میں نے آرچ بشپ آف کنٹربری کے اس بیان پر ایک بڑی تنقید کی تھی۔ کہ اسلام اگرچہ افریقہ میں ترقی کر رہا ہے۔ لیکن اسے یہ ترقی مشرکوں میں پھیلنے سے ہو رہی ہے۔ اور عیسائیت کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ میں نے مشہور عالم رسالہ لائف کے حوالہ سے ثابت کیا کہ اسلام افریقہ میں عیسائیت کی نسبت دس گنا ترقی کر رہا ہے۔ اور آرچ بشپ صاحب نے صرف عیسائیوں کو خوش کرنے کے لئے اس قسم کا بیان دیا ہے۔ جس پر جنجہ کی ایک یورپین عورت نے اس اخبار کے ایڈیٹر کو ایک طویل مراسلہ لکھ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔

اسی طرح پر ایک موقعہ پر میں نے ایک مضمون Cross or Crescent لکھ کر یہاں کے ایک اور اخبار یوگنڈا نیشن کو بھیجا۔ لیکن اس نے بوجہ تعصب کے اسے شائع نہ کیا۔ اس لئے بعد ازاں میں نے یہ مضمون اپنے اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز میں شائع کروا دیا۔ اور حقائق کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ افریقہ میں عیسائیت اب اپنے آخری دموں پر ہے۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر میرا ایک پمفلٹ بھی شائع ہو کر نیروبی سے آ گیا۔ اس کا عنوان تھا۔

Wake up Christians

اس پمفلٹ میں تثلیث کی بادلائل تردید کی گئی تھی۔ اور ہم نے اسے کافی تعداد میں کمپالہ میں تقسیم کیا۔ اور بعض دوسرے شہروں میں بھی بعض دوستوں کو بذریعہ ڈاک بھجوا کر تقسیم کروایا۔ چونکہ اس اشتہار کا کوئی معقول جواب عیسائیوں کے پاس نہ تھا۔ اس لئے کیتھولک مشن والوں نے ہم سب مبلغین کے ایڈریس اس پمفلٹ سے لے کر ہم میں سے ہر ایک کو گالیوں سے بھرا ہوا ایک مطبوعہ دو ورقہ بذریعہ ڈاک بھجوایا۔ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے دو عیسائی نمائندے ہماری مسجد میں بھی آئے۔ ان میں سے ایک تو مڈغاسکر کے دارالحکومت کا میئر تھا۔ جسے میں اور حکیم محمد ابراہیم صاحب نے اپنی مسجد دکھائی۔ اور زبانی تبلیغ کے علاوہ اسے اپنا انگریزی اور فرنچ لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ دوسرا نمائندہ حکومت لائبیریا کا فنانشل ایڈوائزر تھا۔ اور وہاں سے وہ ہمارے مبلغ مبارک احمد صاحب ساقی کی تعارفی چٹھی بھی میرے نام لایا تھا۔ چنانچہ اسے سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔

میری سابقہ رپورٹ میں احباب اس چیلنج کا ذکر پڑھ چکے ہیں۔ جو میں نے یہاں امریکہ سے آمدہ ایک تبلیغی وفد کے لیڈر مسٹر مادیس مرلو کو دیا تھا۔ اس چیلنج کو اس عیسائی نے قبول نہ کیا تھا۔ اس لئے یوگنڈا کے علاوہ ٹانگانیکا اور کینیا کے اخباروں نے بھی اس پر ریویو لکھے اور اس چیلنج کو قبول نہ کرنے پر حیرانگی کا اظہار کی۔ اس سلسلہ میں سب سے عمدہ ریویو نیروبی سے نکلنے والے ایک وسیع الاشاعت ہفتہ وار رسالہ Reporter نے (جو یوگنڈا۔ کینیا اور ٹانگانیکا سب جگہ کثرت سے ملتا ہے) لکھا۔ چنانچہ وہ اپنے ۱۲ اپریل ۱۹۶۳ء کے ایشوع میں لکھتا ہے۔

Mr. Soofi ended with a magnificent non-sequiture that if this challenge were refused "it will be proved to the world that Islam is the only religion which is capable establishing man's relationship with God"

بالآخر اس اخبار نے لکھا کہ مذہب کے نام پر جو لوگ شفائی معجزات دکھانے کے مدعی ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ جب انکو سائنٹفک طریق پر معجزات دکھانے کو کہا جاتا ہے۔ (جیسا کہ میں نے اسے لکھا تھا کہ شفا کے لئے صرف وہی مریض لئے جائیں جن کے متعلق ڈاکٹری تصدیق ہو۔ کہ وہ لاعلاج ہیں) تو وہ صاف انکار کر دیتے ہیں۔ بہرحال اس چیلنج کی وجہ سے یہاں بہت اچھا اثر ہوا۔ اور ہمیں متعدد غیر احمدیوں نے اس جرأت کے ساتھ عیسائیت کا مقابلہ کرنے پر بہت مبارکباد دی۔

تعلیم و تربیت

اس عرصہ میں جماعت کمپالہ کے افراد کو انفرادی طور پر بھی اور خطبات جمعہ کے ذریعہ سے چندوں کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی۔ جس کے نتیجہ میں بعض عرصہ دراز کے چندہ نادہندگان نے چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور بعض مخلصین نے اپنا چندہ پہلے سے بڑھا کر دیا ہے۔

سکول

کمپالہ کے دربسل دمر جنجہ روڈ پر ہمارا سکول ہے۔ جس کی نگرانی میرے سپرد ہے۔ یہ نیا سکول اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس سکول میں طلباء کو دینیات پڑھاتا ہوں۔

اجتماعی دعا اور صدقہ

اس عرصہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کے پیش نظر احباب جماعت نے دو بکرے صدقہ دیئے۔ اور جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے حضور کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعا کی

بہائیوں کی مغالطہ دہی کا ازالہ

اہلِ بہاء دوسرے اہلِ مذاہب کو کیا سمجھتے ہیں؟

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

۲۳۔ اگست کو کوٹلی (آزاد کشمیر) سے واپسی پر میں ایک دن کے لئے راولپنڈی میں تھا۔ معلوم ہوا کہ ایک کلب میں بہائیوں کی تقریریں ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ ہمیں بھی "وحدتِ عالم" کے موضوع پر اسلامی نقطہ نگاہ پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ پہلے تو نیم وعدہ سا کیا گیا لیکن عین وقت پر اعلان کر دیا گیا کہ یہ ہمارا اپنا اجتماع ہے اس میں نہ کسی قسم کا سوال کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی کو بولنے کی اجازت ہے۔ میں جماعت کے تین چار احباب کے ساتھ اس مجلس میں موجود تھا۔ ڈاکٹر لطیف صاحب اور مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے بہائیوں کی عام باتیں ذکر کیں۔ حاضری کل پچاس ساٹھ آدمیوں کی تھی "سب انسان برابر ہیں اور تمام بانیانِ مذاہب کو سچا سمجھنا چاہیئے" تقاریر کا خلاصہ تھا۔ لیکن ایک خاص بات جو درحقیقت مغالطہ کے لئے بہائیوں کا بنیادی ہتھیار ہے اس جلسہ میں یہ کہی گئی کہ ہم کسی کو مشرک اور کافر نہیں کہتے اور نہ کسی کو نجس ٹھہراتے ہیں۔ چونکہ اس موقعہ پر بولنے کی اجازت نہ تھی نیز اس لئے کہ بہائی لوگ یہ مغالطہ ہر جگہ دیتے پھرتے ہیں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بارہ میں جناب بہاء اللہ کے چند حوالہ جات پیش کر دوں تا دوستوں کو پتہ لگ جائے کہ ہاتھی کے دانت کھانے اور دکھانے کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

(ا) "وھذا یوم قد ربح فیہ المقربون والمشرکون فی خسران مبین۔"
(مجموعہ اقدس صفحہ ۲)

ترجمہ:۔ یہ دور ایسا ہے کہ اس میں مقرب ماننے والے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مشرک کھلے خسارہ میں ہیں۔

(ب) "قل یا ملعون انک لو اٰمنت باللہ لم کفرت بعزہ وبھائہ ونورہ وضیائہ وسلطنتہ وکبریائہ وقدرتہ واقتدارہ وکنت من المعرضین عن اللہ الذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم من کف من الطین۔۔ ۔۔۔۔۔۔ وانہ لو یأمرکم بالمعروف یأمرکم بالمنکر لو انتم من العارفین ایاکم ان لا تطمئنوا بہ ولا بما عندہ ولا تقعد وا معہ فی مجالس المحبین۔"
(الواح مبارکہ ص ۲۵۹)

ترجمہ:۔ کہدے اے ملعون! اگر تو اللہ پر ایمان رکھتا تو اسکے بہاء، نور، روشنی، اس کی سلطنت، کبریائی، قدرت اقتدار و عزت کا کیونکر انکار کرتا اور اس خدا سے منہ پھیرنے والوں میں کیوں بن جاتا جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر کیچڑ کی مٹھی سے۔۔۔۔۔ ایسا شخص اگر تم کو نیکی کا بھی حکم دے تو درحقیقت وہ بدی کا حکم دے رہا ہے۔ کاش تم اس بات کو سمجھو خبردار تم اس سے مطمئن مت ہو اور نہ ہی اس کے ساتھ دوستوں کی مجالس میں بیٹھو۔

(ج) "یہ مظلوم دن رات فغل یا ایھا الکافرون پکار رہا ہے کہ شاید تنبیہ کا سبب ہو اور لوگوں کو انفاق کے زیور سے آراستہ کرے۔"
(لوح ابن ذئب صفحہ ۱۰۸، ۱۰۷)

(د) "والذی اعرض عن ھذا الامر انہ من اصحاب السعیر جو شخص دین بہائی سے اعراض کرتا ہے وہ جہنمی ہے۔" (مجموعہ اقدس ص ۱۰۰)

(س) "لا تتبعوا کل ناعق رجیم" اے لوگو! ہمارے کسی مخالف کی پیروی نہ کرو جو کائیں کائیں کر کے شور کرنے والا اور دھتکارا ہوا شیطان ہے۔"
(مجموعہ اقدس ص ۸۹)

(ن) "طوبیٰ لمن سمع و رأی، ویل لکل منکر کفار۔ مبارک جو سنتا اور دیکھتا ہے اور انکار کرنیوالے کافروں کے لئے ہلاکت ہے۔"
(مجموعہ اقدس ص ۱۱۹)

(ف) "ایم اللہ لا اقدر ان اذکر ما ورد علی نفسی بما کسبت ایدی الفجار"
(مجموعہ اقدس ص ۱۳۰)
بخدا میں ان تکالیف کو بیان نہیں کر سکتا جو میری جان پر فاجر لوگوں کے ہاتھوں سے وارد ہوئی ہیں۔

(ک) ویل لک یا ایھا الغافل الکذاب تیرے لئے ہلاکت ہو اے غافل کذاب انسان!
(مجموعہ اقدس ص ۱۳۷)

(ق) "قد احاطت المظلوم ذئاب الارض واشرارھا"
(مجموعہ اقدس ص ۱۱۱)
اس مظلوم کے چاروں طرف زمین کے بھیڑیے اور شریر جمع ہیں۔

(ل) ایاک ان لا تجتمع مع اعداء اللہ فی مقعد ولا تسمع منہ شیئا ولو یتلی علیک من اٰیات اللہ العزیز الکریم
(الواح مبارکہ ص ۳۶)

اے بہائی! تو اللہ کے دشمنوں یعنی غیر بہائیوں کے ساتھ کسی مقام پر ایک جگہ مت بیٹھ اور نہ ہی ان کی باتیں سُن اگرچہ تجھ پر خدائے عزیز کریم کی آیات ہی پڑھی جاتی ہوں۔

قارئین کرام! ان دس حوالہ جات سے جو جناب بہاء اللہ کے اپنے کلام سے پیش کئے گئے ہیں روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ بہائی لوگ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو مشرک، ملعون، کافر، جہنمی، دھتکارا ہوا، فاجر، کذاب بھیڑیے اور شریر قرار دیتے ہیں۔

اندریں حالات بہائی پلیٹ فارم سے یہ اعلان کرنا کہ ہم کسی کو کافر یا مشرک نہیں کہتے محض مغالطہ دہی ہے۔ اگر ان عبارتوں کو جمع کیا جائے جو جناب بہاء اللہ نے اپنے نہ ماننے والے بابیوں کے حق میں لکھی ہیں تو ایک بڑا مجموعہ تیار ہو سکتا ہے۔

ہمیں اس امر سے کوئی سروکار نہ تھا کہ بہائی اندرونی طور پر غیر بہائیوں کو کیا سمجھتے ہیں اور مجالس میں دوسروں کے سامنے مغالطہ دینے کے لئے کیا اعلان کرتے ہیں مگر چونکہ اس سے انکا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس طرح قرآن مجید پر حملہ کریں اس لئے اس وضاحت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

• یہ کونسی راہ ہے؟ • آغا شورش صاحب

یہ کون سی راہ ہے؟

۱۲ ربیع الاول کو یوم میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) انتہائی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ گلیوں اور بازاروں کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ روشنی کی کثرت سے ہر مقام کو بقعہ نور بنا دیا گیا اور بے حد بارونق جلوس نکالے گئے۔

آنحضرت فداہ ابی وامی کی ذات اقدس سے مسلمان کی انتہائی عقیدت و محبت اور بدرجہ غایت تعلق خاطر کا یہ ایک پُرجوش مظاہرہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ کیا مسلمانوں نے یہ تہیہ بھی کیا کہ ـــ وہ اپنی زندگیوں کو عمل و کردار کے اسی سانچہ میں ڈھالیں گے جس کی آنحضرتؐ نے تعلیم دی ہے اور جس کے بارے میں آپؐ نے ہر فرد و بشر کو تاکید فرمائی ہے؟

اصل چیز آپ کی اطاعت شعاری اور تابعداری ہے۔ جو شخص اس سے گریزاں ہے وہ بے شک کتنی ہی جھنڈیاں لگائے جلوس نکلوائے شاہراہوں کو بجلی کے قمقموں سے بقعہ نور بنا ڈالے، لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ قوالیوں کا اہتمام کرلے۔ میلاد النبیؐ کے اعزاز و احترام میں جگہ جگہ دروازے نصب کرادے مگر اس کو وہ حیثیت ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جس کا استحقاق اس شخص کو ہے جو آپؐ کی تابعداری میں پیش پیش رہتا ہے۔ آپؐ کے فرامین و ارشادات پر عامل ہے اور جس کی زندگی کے شب و روز آپؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے میں گزرتے ہیں۔

اصل مقصد تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مقدسہ کے مختلف گوشوں کو بیان کرنا آپ کے ارشادات سے لوگوں کو آگاہ کرنا اس پر عمل کی دیواریں استوار کرنا اور لوگوں کو اس کے لئے آمادہ کرنا ہے ـــ مگر ہم ہیں کہ

اس اصلی اور بنیادی پہلو کو نظر انداز کر کے ایسی راہوں پر چل نکلے ہیں جن کا شریعت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

جلوسوں کے ساتھ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ باجے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ بتایا جائے یہ باجے ... کا انتظام آخر کس شریعت کی رو سے جائز ہے؟ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کب اس کی اجازت دی ہے؟ آپ کا تو یہ ارشاد ہے کہ مجھے

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
میں باجوں کو توڑ ڈالوں۔

مگر آج بعض لوگوں نے آنحضرتؐ کے یوم پیدائش پر اس کو ضروری ٹھہرا لیا ہے ـــ آپ خود ہی فیصلہ فرمائیے ـــ کیا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہے؟ تعجب ہے جس چیز سے آپ نے منع فرمایا ہے ہم اسی کو اختیار کر رہے ہیں ـــ!

میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) منانے اور اسکے اہتمام و انصرام میں پیش پیش رہنے والے حضرات غور فرمائیں کہ ـــ وہ جس طرف کو چل نکلے ہیں، وہ کونسی راہ ہے ـ ؟

وہ شریعت کی
راہ ہے ؟
یا کوئی اور ـــ ؟

(الاعتصام لاہور
۹ راگست ۶۳ء)

آغا شورش صاحب

بحث مباحثے کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جذباتیت اور ذاتیات سے بلند ہو کر ٹھوس دلائل پیش کئے جائیں اگر عام قارئین یا سامعین کو الفاظ کی چاشنی میں جذب و محو کر لیا جائے اور مؤثر دلائل کا شائبہ تک نہ ہو تو اس سے سنجیدہ طبقہ تو متاثر نہیں ہو سکتا۔ البتہ وقتی داد و داد ضرور حاصل ہو سکتی ہے۔ آغا شورش صاحب کے متعلق میرا عرصے سے یہ خیال ہے کہ یہ ذات شریف بڑی صلاحیتوں کی مالک ہے۔ لیکن ان کی صلاحیتوں کا بہاؤ ابتداء ہی سے غلط رُخ کی طرف رہا ہے۔ یہ بہترین ورکر ہو سکتے ہیں لیڈر مطلق نہیں۔ جو بھی انہیں استعمال کرنا چاہیئے انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ حسین شہید سہروردی عوامی لیگ کے جلسوں میں تقریر کروانا چاہے تو انہیں انکار نہیں۔ ڈاکٹر خانصاحب کے حق میں بلوانا چاہو تو یہ تیار۔ مسلم لیگ کے جلسہ میں تقریر کروانا چاہو تو حاضر۔ مسلم لیگ کے جلسہ کو تتر بتر کروانا مقصود ہو تو اس "کار خیر" کے لئے ان کی خدمات حاضر ہیں۔ یہ ہر قسم کے جلسہ میں لچھے دار تقاریر کر سکتے ہیں۔ اور عوام سے ہاتھ کھڑے کروا سکتے ہیں۔ مجھے یہ دیکھکر اکثر دکھ ہوتا ہے کہ آغا صاحب اتنی صلاحیتوں کے حامل ہونے کے باوصف غلط راستوں میں کیوں چلے جاتے ہیں۔ خدا نے ان کی زبان و قلم میں بلا کی سلاست و اثر دیا ہے۔ مگر کسی کام کا نہیں۔ کیونکہ کبھی تعمیر وطن کے لئے ان کی صلاحیتوں کا استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ ان کی صلاحیتیں ہنگاموں کا باعث بنتی رہی ہیں۔ انہوں نے کبھی بریلوی دیوبندی اختلافات کو ہوا دے کر اپنی دکان چمکائی۔ اور ایک فرقہ کے ہیرو بن بیٹھے ـــ حالانکہ مذہبی اقدار وارکان سے دور کا بھی واسطہ نہیں میں نے چار سال ۵۲ تا ۵۶ء لاہور میں رہ کر انھیں قریب سے دیکھا ہے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ آغا صاحب نے میرے سامنے کبھی کوئی نماز ادا کی ہو البتہ سارا دن غلیظ گالیاں دیتے ضرور سنا ہے آج کل شاید ان کی طبیعت میں کوئی انقلاب آگیا ہو اس وقت تو یہ عالم تھا کہ ایک بار ہم آغا صاحب اور میرے مشترکہ دوست "رازی پاکستانی" ہانگ کانگ سے لاہور آکر آغا صاحب کے ہاں مقیم ہوئے مجھے بلوایا گیا ان دنوں میں اپنے برادر محترم حفیظ سرور آرٹسٹ کے یہاں ریلوے روڈ پر رہائش پذیر تھا اطلاع ہونے پر رازی صاحب کو ملنے گیا شام کو آغا صاحب کار میں بیٹھا کر ہمیں شاہی مسجد لے گئے وہاں علامہ اقبال مرحوم کے مزار پُر انوار پر فاتحہ کہی اسی وقت مؤذن نے نماز مغرب کے لئے اذان دی آغا صاحب بناوٹی عقیدت کا مجسمہ بنے ہمیں متاثر کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر جب اذان پر کان بھی دھرا ہو میں دل میں حیران تھا کہ یہ شخص اسلام کی حقانیت اور سیرت النبیؐ پر گھنٹوں بولنے والا اور خود بے عمل ہے اتفاق سے وہ دن "یوم جمہوریہ" تھا ہم سب لوگ کار سے براستہ ٹکسالی دروازہ واپس ہوئے مال روڈ پر پہنچے تو دن غروب ہو چکا تھا قریباً ہر بلڈنگ پر چراغاں حسین منظر پیش کر رہا تھا عوام والہانہ جوش و خروش سے ادھر ادھر پھر رہے تھے ہم کار میں یہ نظارہ کرتے ہوئے "لیڈر قوم" آغا صاحب کے مکان واقعہ مال روڈ پر پہنچے تو چشم حیران نے یہ دیکھا کہ وہاں معمولی مٹی کا دیا بھی روشن نہ تھا شہر خموشاں کا سا عالم تھا دل کو سخت کوفت ہوئی کہ یہ اس شخص کا گھر ہے جو موچی دروازہ کے جلوس میں یوں ظاہر کیا کرتا ہے جیسے سب سے بڑا یہی محب قوم و وطن ہے لیکن عمل یہ ہے کہ ساری قوم یوم جمہوریہ کی خوشیاں منا رہی ہے اور ان کے گھر پر وحشت ٹپکتی ہے دل میں معاً خیال گزرا کہ شاید یہ سرد مہری دانستہ ہو کیونکہ ان حضرات کو وجود پاکستان پر کب خوشی ہوئی تھی جو اب ایسے یوم پر مسرت کا اظہار کریں۔

حضرت شورش کاشمیری کا یہ حلیہ مبارکہ ہفت روزہ اقدام لاہور میں جناب نور ہاشمی وکیل صادق آباد کے قلم سے شائع ہوا ہے ہمیں امروزہ محبت میں حکومت اور ناظرین کی ایک امر کی طرف توجہ منعطف کرانے سے پہلے یہ حقائق بطور تمہید پیش کئے ہیں۔" (بحوالہ [illegible])

زیر ترتیب کتاب — "تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر"

اولڈ بوائز۔ اساتذہ کرام اور دیگر دلچسپی رکھنے والے اصحاب متوجہ ہوں

متعدد مرتبہ خاکسار الفضل کے ذریعے عرض کر چکا ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۶۵ سالہ کوائف کتابی شکل میں مرتب کئے جا رہے ہیں جس میں سکول کی غرض و غایت قیام۔ ارتقائی منازل اعداد و شمار۔ نتائج کھیلوں اور دیگر تعلیمی ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے متعلق کوائف اور ۶۵ سال کے حقائق کو یکجا کیا جائیگا۔ اس مواد کے علاوہ ان اصحاب کے مختصر حالات زندگی بھی شریک ہوں گے جنہیں ابتداء سے اب تک ہیڈ ماسٹر کے طور پر سکول کی خدمت کا موقع ملا ہے اس کے علاوہ مایہ ناز اساتذہ کے مختصر کوائف بھی شریک اشاعت ہوں گے جن کی گرانقدر خدمات ناقابل فراموش ہیں اسی طرح بعض احباب کی رائے کے مطابق سکول کے انتظامی عملے سے متعلق اصحاب کا ذکر محفوظ کرنا بھی ضروری سمجھا گیا ہے۔ ایک اور اہم باب سکول کے "ممتاز اولڈ بوائز" کے لئے مخصوص کیا گیا اس میں ایسے اولڈ بوائز کے اسماء اور کوائف محفوظ کئے جائیں گے جنہیں نمایاں طور پر جماعتی۔ دینی۔ انسانی۔ علمی۔ تعلیمی۔ قومی اور ملکی خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا ہے متعدد اولڈ بوائز نے میری اپیل پر توجہ کی ہے مگر ابھی تک اس باب کے لئے خاطر خواہ مواد فراہم نہیں ہو سکا۔ واقف کار اصحاب سے درخواست ہے کہ صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید۔ وقف جدید کے اداروں کے اراکین امرائے جماعت۔ مبلغین کرام۔ علمائے سلسلہ۔ پروفیسر صاحبان۔ وکلاء۔ اعلیٰ سرکاری عہدیدار اور ملازمین فوج فضائیہ بحریہ اور پولیس کے افسران۔ جج صاحبان بیرسٹر اور وکلاء۔ صحافی اور اخبار نویس مصنفین اور شعراء صنعت کار۔ تاجران وغیرہ وغیرہ غرض عملی زندگی کی مختلف شاہراہوں پر گامزن اس سکول کے ممتاز اولڈ بوائز مختصر کوائف سے اولین فرصت میں آگاہ فرمائیں ہماری خواہش ہے کہ یہ باب تشنہ تکمیل نہ رہے ممکن ہے بعض ایسے اولڈ بوائز انتقال کر چکے ہوں ایسے مرحوم دوستوں کے اسماء بھی بھجوائے جائیں تاکہ انھیں جلد محفوظ کیا جا سکے۔ اساتذہ کرام اولڈ بوائز اور سکول سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اگر اپنے اذہان پر دباؤ ڈال کر میری اس اپیل پر دست تعاون بڑھائیں تو اس قومی منصوبے کو زیادہ موثر شکل میں مکمل کیا جا سکے گا ممتاز اولڈ بوائز سے یہ بھی درخواست ہے کہ:۔

سکول میں گزرے ہوئے دنوں کے متعلق اپنے تاثرات مختصر الفاظ میں ارسال کریں
سکول اور اس کی تقاریب سے تعلق رکھنے والی نادر تصاویر کا اس کتاب میں زیادہ سے زیادہ محفوظ ہونا یقیناً اسکی افادیت میں اضافے کا باعث ہوگا متعدد اصحاب نے ایسی تصاویر سے بھی ہماری امداد کی ہے مگر ابھی مزید گنجائش ہے۔

میں ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اب تک تعاون کیا ہے باقی اصحاب اور احباب سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

انصار اللہ کی توجہ کے لئے

ہر رکن سال میں کم از کم ایک ہفتہ اصلاح و ارشاد کیلئے وقف کرے

اجتماع انصار اللہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کو مخاطب فرماتے ہوئے اپنے روح پرور پیغام میں ارشاد فرمایا تھا۔

"انصار اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے افسوس ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے آپ کے جلسہ میں شرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن آپ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تبلیغ کریں۔ تبلیغ کریں۔ تبلیغ کریں یہاں تک کہ حق آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور دنیا میں صرف حضرت محمد رسول اللہ کی حکومت ہو اسی کام کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔ اب دیکھنا ہے من انصاری الی اللہ۔"

حضور کے اسی ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قیادت اصلاح و ارشاد نے سال رواں کے پروگرام میں یہ تجویز کیا تھا کہ ہر رکن سال میں کم از کم ایک ہفتہ اصلاح و ارشاد کے لئے وقف کرے۔ میں اخبار الفضل کے ذریعہ زعماء انصار اللہ اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر رکن نے اصلاح و ارشاد کے کام کی طرف توجہ کی ہے یا نہ؟ نیز تحریک فرمادیں کہ انصار اللہ کا ہر رکن اصلاح و ارشاد کے لئے سال میں کم از کم ایک ہفتہ وقف کرے۔ اللہ تعالے آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

برائے توجہ احباب جماعت احمدیہ کراچی

جنہوں نے تعمیر مسجد سوئیٹزرلینڈ کی ۳۰۰/ روپیہ والی سکیم میں حصہ لیا ہے

جماعت احمدیہ کراچی کے ایسے خوش نصیب بھائیوں اور بہنوں کے ناموں کی فہرست جلی قلم سے لکھوا کر جماعت مذکور کو بھجوائی گئی ہے۔ جس کے متعلق عہدیداران متعلقہ کو درخواست کی گئی ہے کہ وہ اسے احمدیہ ہال یا موزوں جگہ چند روز کے لئے آویزاں کریں۔ تاکہ احباب متعلقہ اپنے کوائف میں کوئی غلطی پائیں تو اس کی اصلاح کی جا سکے۔

دفتر ہذا کی اطلاع کے مطابق اس جماعت کے تیس افراد نے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالے دیگر مخیر احباب کو بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کی سعادت بخشے آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے چچا زاد بھائی مکرم ڈاکٹر دین محمد صاحب آف ہرسیاں ۲۳-۸-۶۳ کو بیدلش پیشاب کا اپریشن کرانے کے چند گھنٹے بعد ڈسکہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے خاندان میں بہت مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ نماز روزہ تلاوت قرآن پاک اور چندوں میں بہت باقاعدہ تھے تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ مرکز سے مضبوط تعلق رکھتے تھے۔ ...... چنانچہ اسی جذبہ کے تحت ربوہ میں مکان بنوایا۔ اپنے پیچھے ۲ لڑکے اور چھ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جو خدا کے فضل سے سب شادی شدہ ہیں اور مخلص احمدی ہیں آجکل گھلوٹیاں ضلع سیالکوٹ میں رہائش رکھتے تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے ان کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(محمد عبد اللہ آف ہرسیاں۔ سوڈا واٹر فیکٹری غلہ منڈی ربوہ)

۲۔ میری لڑکی عزیزی عارفہ شمیم مورخہ ۲۲-۸-۶۳ بوقت شام ۳½ بجے معمولی علالت کے بعد وفات پاگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اچانک انتقال کی وجہ سے عزیزہ کی والدہ شدید غمگین ہے۔ بزرگان سلسلہ سے صبر جمیل اور بہتر نعم البدل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار حمید اللہ کوثر کراچی)

اعلان نکاح

برادرم مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ساکن بھگوان بازار گوالمنڈی لاہور (سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ سول لائن) کا نکاح ہمراہ مسماۃ امۃ الرشید طاہرہ صاحبہ بنت بابو محمد جمیل خان صاحب سلطان پور ریلا ہور بعوض مبلغ گیارہ صد روپیہ حق مہر مکرم ملک فضل کریم صاحب بی اے نے مسجد دارالذکر لاہور میں مورخہ ۲-۸-۶۳ کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات بنائے!

(غلام احمد خان ظہور انسپکٹر بیت المال حال کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ)

اعانت الفضل

عزیز ملک مظفر احمد صاحب ابن محترم ملک خدا بخش صاحب تحصیلدار آف پاکپتن ضلع منٹگمری نے امسال خدا تعالے کے فضل سے بی ایس سی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں آپ نے سال بھر کے لئے ایک پبلک لائبریری کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کرایا ہے جزاھم اللہ تعالے احسن الجزاء

دعا ہے کہ اللہ تعالے محترم ملک خدا بخش صاحب تحصیلدار کے صاحبزادہ صاحب کی موجودہ کامیابی کو دیگر کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور خدمت دین کی مزید توفیق بخشے

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم قاضی اکبر محمود صاحب ایس۔ ڈی۔ او نہر جو بنگلہ موہلن ضلع شیخوپورہ سے تبدیل ہو کر ضلع لائلپور کے کسی مقام پر تشریف لائے ہیں۔ کے موجودہ پتہ کا اگر کسی دوست کو علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

دعوت ولیمہ

خواجہ عبد الحمید صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے مورخہ ۲۲-۸-۶۳ بعد نماز مغرب اپنے چھوٹے بھائی خواجہ عبد المنان صاحب کی دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب اور صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور افسران صیغہ جات وکارکنان وصحابہ کرام اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ کھانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

خواجہ عبد المنان صاحب کا نکاح ہمراہ شمیم بیگم بنت مکرم انوار احمد خان صاحب ساکن انبیٹھ ضلع مظفر نگر یوپی انڈیا۔ بمقام انبیٹھ ۶-۸-۶۳ کو ہوا تھا۔ برات ربوہ سے پہلے قادیان گئی اور پھر قادیان سے انبیٹھ گئی تھی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمادیں

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا نواسہ عزیزم نصر اللہ خان بعمر ۱۰ ماہ ہفتہ عشرہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحتیابی اور درازی عمر کے لئے درخواست ہے۔ (چوہدری عنایت علی)

۲۔ تمام احمدی احباب اور درویشان قادیان کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالے خاکسار کی تمام مالی روحانی اور جسمانی پریشانیاں دور فرمائے

(بابا محمد خان بستی بزدار تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخاں)

۳۔ خاکسار کے والد محترم محمد شفیع صاحب اقبال ستمبر ۶۳ء کو انگلینڈ جا رہے ہیں۔ بزرگان جماعت ان کی خیر وعافیت اور کامیاب مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ انوار احمد سرگودھا)

۴۔ خاکسار کے خالہ زاد بھائی بشارت احمد آف جہلم طویل عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (طاہر احمد اظہر دارالرحمت ربوہ)

۵۔ مکرم شیخ عبد الغنی صاحب مرحوم نوشہرہ ککے زئیاں کی اہلیہ صاحبہ پشاور میں اپنے بیٹے شیخ عبد الرشید صاحب کے پاس شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت ربوہ)

نمائندہ "الفضل" سے خاص تعاون کرنے والے اصحاب

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو مختلف مقامات کے دورہ پر بھجوایا گیا ہوا ہے ان کی آمدہ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ علاوہ دیگر احباب کے ذیل کے اصحاب نے مکرم خواجہ صاحب سے خاص طور پر تعاون فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب داہاڑی ضلع ملتان
۲۔ مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری
۳۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی منٹگمری شہر
۴۔ مکرم ملک منصور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری۔

ادارہ "الفضل" تعاون کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے نیز بارگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلص احباب کو پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضرورت ہے

دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک انسپکٹر وصایا کی آسامی خالی ہے اس آسامی کو پر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں امیدواران درخواستیں ۲۰/۹/۶۳ تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوادیں۔

گریڈ:۔ ۱۸۰-۶/E.B-۱۵۰/۵ E.B-۱۰۰/-۴-۶۰ ہوگا۔

شرائط: میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہو۔ ریٹنشن کی صورت میں بالمقطع/۵۰ روپے)

۲۔ پختہ عمر کا ہو اور وصایا کی قانونی پیچیدگیوں کو سمجھتا ہو یا ایسا ذہین ہو کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سمجھ لے۔

۳۔ تقریر کرنے کا ملکہ اور حساب کتاب رکھنے کا تجربہ رکھتا ہو۔

۴۔ موصی ہو۔

۵۔ خط اچھا ہو۔ کیونکہ دوروں میں اکثر وصایا اسے اپنی قلم سے لکھنی پڑیں گی۔

۶۔ امیدوار چال چلن۔ دیانت۔ امانت و اخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی بھجوائیں۔

نوٹ:۔ جن احباب نے دفتر بہشتی مقبرہ میں اس آسامی کے متعلق پہلے درخواستیں دی تھیں وہ بھی اس اعلان کے مطابق دوبارہ درخواستیں نظارت دیوان میں بھجوائیں (ناظر دیوان)

ولادت

مکرم ڈاکٹر ثناءاللہ صاحب اوکاڑہ کے ہاں گزشتہ دنوں تین بچیوں کے بعد پہلا لڑکا تولد ہوا ہے اس خوشی میں ڈاکٹر صاحب نے کسی مستحق دوست کے نام ایک سال کے لئے الفضل جاری کرایا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے رکھے لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے آمین (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۳۰ اگست۔ کل صبح کراچی میں پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے درمیان ایک فضائی سمجھوتے پر دستخط ہوگئے۔ اس سمجھوتے کے تحت ڈھاکہ سے کینٹن اور شنگھائی تک ہوائی سروسیں چلائی جائیں گی چین کے لئے پی آئی اے کی ہوائی سروس ڈھاکہ سے ہو کر مغربی پاکستان میں کراچی اور لاہور سے ہوتی ہوئی ہمالیہ کے دوسری طرف چینی صوبہ سنکیانگ سے گزر کر کینٹن اور شنگھائی جائے گی۔

سمجھوتے پر حکومت پاکستان کی طرف سے وزارت دفاع کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر حمید الدین احمد اور چین کی طرف سے محکمہ شہری ہوابازی کی جنرل ایڈمنسٹریشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل مسٹر شین ٹو نے دستخط کئے۔ مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ چین اور پاکستان کے درمیان فضائی سمجھوتہ انتہائی دوستانہ اور خوشگوار ماحول میں طے پایا ہے اور اس سلسلہ میں دونوں ملکوں کے درمیان مکمل مفاہمت ہوگئی ہے اس سمجھوتے کی رو سے دونوں ملکوں کی ایئر لائنز کے طیارے ایک دوسرے کے علاقہ کے درمیان آجا سکیں گے اور دونوں ملک اپنے علاقہ میں ایک دوسرے کے طیاروں کو ہر ممکن سہولتیں مہیا کریں گے تاکہ فضائی سروس میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ مشترکہ اعلان میں مزید کہا گیا کہ پاکستان اور چین کے درمیان فضائی رابطے سے دونوں ملکوں کے تعلقات مزید مضبوط ہوں گے

● کوالالمپور ۳۰ اگست۔ ایک اعلان کے مطابق ملائیشیا کے قیام کی نئی تاریخ ۱۶ ستمبر مقرر کی گئی ہے یاد رہے کہ ملایا سنگاپور برطانوی نیوگنی اور سراواک پر مشتمل لائشیا فیڈریشن ۳۱ اگست کو قائم ہونے والی تھی مگر بعد ازاں یہ قیام انڈونیشیا اور فلپائن کے دباؤ کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا تھا۔

● الجزائر ۳۰ اگست۔ الجزائر کی دستور ساز اسمبلی نے ملک کے پہلے آئین کی منظوری دے دی اس آئین کے تحت بیشتر اختیارات صدر اور ملک کی واحد سیاسی جماعت "قومی محاذ آزادی" کو مل جائیں گے۔ آئین ۲۳ کے مقابلے میں ۱۳۹ ووٹوں سے منظور ہوا آٹھ ارکان اسمبلی نے ووٹ نہیں دیئے

چار روز کی بحث کے دوران اپوزیشن کے ارکان نے دعویٰ کیا کہ آئین ملک پر صدر اور قومی محاذ آزادی کی ڈکٹیٹرشپ قائم کر دے گا حکومت نے اسمبلی میں ایک مختصر سا بل بھی پیش کیا جس کے مطابق الجزائری عوام کے آئین کی منظوری حاصل کرنے کے لئے استصواب کرایا جائے گا خیال ہے یہ استصواب ۸ ستمبر کو ہوگا جس کے بعد ۱۵ ستمبر تک ملک کے وزیر اعظم احمد بن بیلا کا صدر کی حیثیت سے انتخاب یقینی خیال کیا جا رہا ہے آئین کے تحت الجزائر کی اسلامی جمہوریہ میں صدر کو وسیع اور اسمبلی کو محدود اختیارات حاصل ہوں گے۔

● نئی دہلی ۳۰ اگست بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل مسٹر ٹی ٹی کرشنماچاری کو وزیر خزانہ مسٹر گلزاری لال نندا کو وزیر داخلہ اور سردار سورن سنگھ کو وزیر زراعت مقرر کیا ہے اس طرح جماعتی کام کی غرض سے بعض سینیئر وزیروں کے استعفوں کے باعث کابینہ میں جو کمی ہوئی تھی تین آسامیاں خالی ہوئی تھیں وہ پر کر دی گئی ہیں۔

● لاہور ۳۰ اگست۔ علامہ عنایت اللہ المشرقی کو کل بعد دوپہر ان کی وصیت کے مطابق ان کے مکان کے صحن میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین کے موقع پر ہزاروں سوگوار خاک سار اور عقیدت مند موجود تھے

● دمشق ۳۰ اگست۔ عراق کے صدر فیلڈ مارشل عبد السلام عارف نے شامی فوجیوں سے کہا ہے کہ عراقی عوام اور فوجیں شام کے خلاف اسرائیل کے ہر ایک حملہ کو کچلنے اور فلسطین کو آزاد کرانے کے لئے شامی فوجوں کے شانہ بشانہ میدان جنگ میں جانے کے لئے تیار ہیں

● لاہور ۳۰ اگست۔ مرکزی وزیر تعلیم مسٹر فضل الٰہی چوہدری نے کل بیان کہا مجھے مکمل یقین ہے کہ میں قومی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں کامیاب ہو جاؤں گا کیونکہ میری زندگی کا بنیادی مقصد عوام کی خدمت ہے۔ آپ نے کہا مجھے اپنی اہمیت اور مقبولیت کا اچھی طرح احساس ہے کیونکہ گزشتہ بیس سال سے میں اس کا اندازہ کر رہا ہوں

● جکارتہ ۳۰ اگست۔ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو نے گزشتہ روز کہا کہ اگر عام انتخابات سے عوام میں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہوا تو انتخابات نہیں کرائے جائیں گے مرکزی جاوا کے مقام مدکرتو میں نیشنلسٹ پارٹی کی ایک کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں صدر ہوں انقلاب کا قائد ہوں مجھے عوامی کانگرس کی تائید حاصل ہے اگر آئندہ انتخابات سے پھوٹ پڑنے کا خطرہ ہوا تو ان کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ میرے لئے قومی اتحاد اہم ہے۔

● ڈھاکہ ۳۰ اگست۔ کالعدم نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ مولانا عبد الحمید بھاشانی نے کل ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے بعض اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر سخت حیرانی اور صدمہ ہوا جس میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ صدر ایوب سے میری حالیہ بات چیت کے نتیجہ میں نیشنل عوامی پارٹی اور حکومت کے درمیان کسی قسم کی مصالحت ہو جائے گی یہ امر باعث حیرت ہے کہ اس قسم کی بے بنیاد اور من گھڑت خبر شائع کی گئی ہے۔

● ڈھاکہ ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ صوبائی پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور مسٹر حامد الرشید اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے ہیں ان کے استعفا کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

● لاہور ۳۰ اگست دریائے سندھ کے سوا مغربی پاکستان کے تمام دریاؤں میں پانی معمولی سیلاب کی سطح سے نیچے ہے دریائے سندھ میں مٹھن کوٹ اور سکھر کے مقامات پر پانی علی الترتیب ۳۰ فٹ گر رہا ہے۔ اور ۵۰ ہزار ۱۹۵ بڑھ رہا ہے۔ جلالہ بند کی تعمیر شروع ہوگئی ہے۔ اور زمین کا کٹاؤ بند ہوگیا ہے

● ماسکو ۲۹ اگست۔ روسی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان پراودا نے ایک اداریہ میں چینی کمیونسٹ پارٹی پر سامراجیوں کے سب سے زیادہ جنگ پرست طبقہ کی ہمنوائی کا الزام عائد کیا ہے۔ پراودا نے لکھا ہے کہ اگرچہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے اعلانات سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ کی دشمن ہے مگر وہ ایٹمی تجربات پر جزوی پابندی کے معاہدہ کی مخالفت کر کے جنگ بازوں کے مقاصد کی تکمیل کر رہی ہے

● پشاور ۳۰ اگست۔ مغربی پاکستان کے صحت اور بنیادی جمہوریتوں کے وزیر محمد خان جنجوعہ نے کہا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی مستقبل کی تنظیم کا فیصلہ کرنے کے لئے ۷ ستمبر کو لاہور میں اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے قیام میں اہم تبدیلیاں کی جائیں گی۔ یونین کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں میں ارکان کی نامزدگی کا طریقہ بالکل ختم کر دیا جائے گا

● لاہور ۳۰ اگست۔ رانا عبد الحمید وزیر بحالیات نے متروکہ زرعی زمین کے ان الاٹیوں کو ایک رعایت دینے کا اعلان کیا۔ جو تسلیم شدہ علاقہ کے مہاجر ہیں۔ اس رعایت کے مطابق یہ الاٹی اس فاضل زمین کی قیمت دے کر خرید سکیں گے۔ جو مارشل لاء کے ریگولیشنز ۶۴ کی مقرر کردہ شرح سے زیادہ ہوگی۔ یہ قیمت معاوضہ کی کتاب سے ادا کی جا سکے گی۔ معاوضہ کی کتاب خواہ ان کی اپنی ہو۔ یا ان کے بچوں، پوتوں اور نواسوں کی ہو۔

● نئی دہلی ۳۰ اگست۔ بھارت کے سابق گورنر جنرل مسٹر سی راج گوپال اچاری نے ہفتہ وار سوراجیہ میں لکھا ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ نے پنڈت نہرو کو صوبائی اور مرکزی وزیروں کے استعفے منظور کرنے کا جو اختیار دیا ہے۔ اس کا مقصد کانگرس کی تطہیر اور تنظیم تو نہیں بلکہ پنڈت نہرو کے اختیارات میں مزید اضافہ کرنا ہے۔ مسٹر راج گوپال نے کہا ہے کہ نہرو نے حکومت اور کانگرس کو ایک ہی قالب میں ڈھال دیا ہے لہٰذا کوئی کانگرسی وزارت میں رہے یا کانگرس کا عہدیدار بنا دیا جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

● چنڈی گڑھ۔ بھارتی پنجاب کی سرکاری رپورٹ کے مطابق بھارتی پنجاب میں سیلاب آنے سے تقریباً نوے لاکھ زرعی اراضی دریا برد ہونے کی وجہ سے ناقابل کاشت ہو گئی ہے۔ اس سے پچاس لاکھ ایکڑ زمین تباہ ہو گئی ہے

● ڈھاکہ ۳۰ اگست۔ مشرقی پاکستان کے گورنر عبد المنعم خان نے کہا ہے کہ صوبائی کابینہ میں اگلے ماہ کے آخر تک توسیع کی جائے گی اور وزراء کی تعداد بڑھا کر دس کر دی جائیگی انہوں نے کہا کہ نئے وزراء کا انتخاب صوبائی اسمبلی کے ارکان سے ہی کیا جائے گا۔ اس سوال پر کہ آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کی جبری بے دخلی کے معاملہ میں حکومت پاکستان کیا اقدام کر رہی ہے۔ گورنر نے کہا کہ اس سلسلہ میں بھارتی حکومت سے بات چیت ہو رہی ہے۔

● لائلپور ۳۰ اگست۔ سیم اور تھور پر کنٹرول اور اصلاح اراضی کے دو منصوبوں کی تکمیل کے نتیجہ میں اگلے سال مغربی پاکستان میں اناج کی پیداوار میں دس لاکھ ٹن کے اضافہ کی توقع ہے۔ لوئر چناب دوآب اور رچنا دوآب کے سیم اور تھور پر کنٹرول کے منصوبوں پر رواں مالی سال میں ہی عملدرآمد مکمل ہو جائے گا۔ چج دوآب کا منصوبہ بھی ۶۵-۱۹۶۴ء میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں پیداوار میں مزید دس لاکھ ٹن کے اضافہ کی توقع ہے۔ ان تینوں منصوبوں پر تقریباً ۹۲ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا جس میں ۳۲ کروڑ روپے کا زرمبادلہ شامل ہے۔ ان کی تکمیل سے تقریباً ساٹھ لاکھ ایکڑ اراضی کی اصلاح کی جا سکے گی۔

● پیکنگ۔ روس اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ دونوں ممالک کے نظریاتی اختلافات کی بنیاد ہے۔ جسے آئندہ کے مذاکرات میں پیش کیا جائے گا۔ یہ انکشاف پیکنگ میں روس کے خلاف تازہ ترین سرگرمیوں سے ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ چین کی چھ سو میل لمبی سرحد پر جو روس کے ساتھ لگتی ہے سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اور مختلف معاہدوں کے تحت روس نے ہزاروں مربع میل کے چینی علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ معاہدہ آئیگن کے تحت بحر الکاہل کے ساتھ پھیلا ہوا ایک لاکھ پچاسی ہزار مربع میل کا چینی علاقہ روس کو دیا گیا تھا۔ معاہدہ پیکنگ کے تحت ولاڈی واسٹک اور ساڑھے تین لاکھ مربع میل کے علاقہ جو چینی ترکستان پر مشتمل تھا روس کے ہاتھ آیا۔

● پیکنگ۔ یہاں پیپلز ہال میں ایک عظیم جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں روس اور ایٹمی تجربات پر پابندی کے سمجھوتے کی [illegible] مذمت کی گئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵